اردو ترجمہ وحاشیہ ”تیسیر القرآن“

تحقیق وتبصرہ: لیفٹننٹ کرنل محمد اعظم

تمہید وتعارف

قرآن مجید وفرقان حمید کا ترجمہ اور تفسیر کوئی عام اور معمولی بات نہیں ہے۔ اس پر کوئی انسان قلم تب ہی اٹھا سکتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی مدد اور توفیق شامل حال ہوتی ہے۔ دنیا میں بہت سے علماء نے ترجمے اور تفاسیر لکھنے کی کوشش کی ہے اور اپنے اپنے لحاظ اور انداز میں اپنی تمام تر قابلیت کو بروئے کار لاتے ہوئے قارئین تک بہترین مواد پہنچانے کی کوششیں کی ہیں۔ انہی میں ایک کوشش مولانا عبدالرحمٰن کیلانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی تیسیر القرآن (اردو) کا ترجمہ اور تفسیر ہے۔

تیسیر القرآن (اردو) کا ترجمہ اور تفسیر جدید انداز میں اسطرح کیا گیا ہے کہ جدید سائنسی، فنی، علمی اور تاریخی معلومات کا قرآنی آیات سے تقابل کے ساتھ ساتھ قرآن کے سائنسی معجزات کی وضاحت بھی کی گئی ہے۔ اس کا ترجمہ مولانا عبدالرحمٰن کیلانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور حاشیہ حافظ عتیق الرحمٰن کیلانی نے تحریر کیا ہے۔ اس کو شائع کرنے کا شرف اسلامک پریس ”دارالسلام“ وسن پورہ لاہور پاکستان نے حاصل کیا ہے۔ خط عربی مولانا عبدالرحمٰن کیلانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خود نوشتہ ہے۔ جبکہ اس پراجیکٹ کے انچارج انجینئر عتیق الرحمٰن عبدالرحمٰن کیلانی کو حاصل ہے جو انہوں نے بیت الحرام مکہ المکرمہ میں ۲۸ نومبر ۱۹۹۷ء الموافق ۲۸ رجب ۱۴۱۸ھ کو تحریر کیا جس میں اس تفسیر کے مختلف پہلوؤں کو بڑے جامع اور خوبصورت انداز میں پیش کیا ہے۔

تیسیر القرآن (اردو) ایک ہی جلد میں مکمل کی گئی ہے اور یہ ۱۲۹۲ صفحات پر مشتمل تفسیری نسخہ ہے۔

مولانا عبدالرحمٰن کیلانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

شخصیت اور حالات زندگی

۱۱ نومبر ۱۹۲۳ء کو کیلیانوالہ ضلع گوجرانوالہ میں مولانا عبدالرحمٰن کیلانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت ہوئی اور اسی نسبت سے کیلانی کہلائے۔ انکے والد محترم نورالٰہی ایک تہجد گزار اور متقی عالم باعمل انسان تھے۔ اس دور میں وہ قرآن پاک کے ماہر اور مشہور خطاط ہونے کی شہرت رکھتے تھے۔ اسطرح مولانا عبدالرحمٰن کیلانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے دینی اور دنیاوی تعلیم انتہائی اہتمام کے ساتھ حاصل کی۔ بچپن سے ہی آپکو قرآن کریم کے مطالب ومعنی سے خاصہ لگاؤ تھا۔ اور یہ ذوق عمر کے بڑھنے میں بڑھتا گیا۔ ۱۹۴۳ء میں متحدہ ہندوستان کے اس دور میں آپ نے بی اے کیا جب لوگ میٹرک پاس کو دیکھنے آیا کرتے تھے۔

آپ تصانیف میں بعض ایسی ہیں کہ ماہر تعلیم انکو پی ایچ ڈی کے مقالے کی تمام شرائط کے مطابق سمجھتے ہیں۔ ذریعہ معاش کے لئے دو سال فوج میں اکاؤنٹنٹ کے عہدے پر کام کیا لیکن اسلام مزاج ہونے کی بناء پر جلد اپنے آبائی پیشہ خطاطی کیطرف متوجہ ہوئے اور خوب نام پیدا کیا۔ پچاس کے قریب قرآن مجید ہاتھ سے تحریر کیئے۔ جو کہ تاج کمپنی اور فیروز سنز لاہور نے طبع کیئے۔ تیسیر القرآن (اردو) میں بھی عربی خطاطی مولانا مرحوم کی اختیار کی گئی ہے۔ آپکی خطاطی کے کئی نادر نمونے عجائب گھروں اور نمائشوں کی زینت بنے ہوئے ہیں۔ آپکے لگ بھگ ایک سو مقالات دینی رسائل میں شائع ہوئے۔ مقالات کے عنوان ”اصلاح معاشرہ“ اور ”پیغمبر اسلام داعی امن و اخوت تھے“ تھے دو مرتبہ آپنے قومی سیرت کانفرنس میں انعام بھی حاصل کیا۔ آپکے تدریسی اور دینی کاموں میں سرفہرست تدریس القرآن والحدیث للبنات وسن پورہ لاہور کا قیام ہے۔ یہ مدرسہ آپنے اپنی انتہائی دینی ذوق رکھنے والی اہلیہ حمیدہ بیگم کے تعاون سے جاری فرمایا۔ جو خود بھی حافظ قرآن تھیں۔ خواتین کی دینی تعلیم وتربیت کے لیئے لاہور میں سب سے بڑا اور اہم مدرسہ بھی ہے۔ اس مدرسہ کا انتظام مولانا مرحوم کے بڑے صاحبزادے ڈاکٹر حبیب الرحمٰن کیلانی نے سنبھال رکھا ہے۔ جبکہ مدرسہ کے اندر کے معاملات مرحوم کی بیٹی خوش اسلوبی سے نبھا رہی ہیں۔

مولانا عبدالرحمن کیلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے ۷۰ سال کی عمر میں اس دار فانی کو خیر باد کہا۔ ۱۸ دسمبر ۱۹۹۵ء کی رات صلوۃ عشاء میں جب سجدے کو گئے تو دوبارہ نہ اٹھ سکے۔

تالیفات

مولانا عبدالرحمن کیلانی مرحوم رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی (۲۰) بیس سے زیادہ تصانیف و تراجم ہیں جس میں اہم درج ذیل ہیں:

تصنیفات	صفحات
۱۔ رسول اکرم ﷺ بحیثیت سپہ سالار	۳۳۶
۲۔ عقل پرستی اور انکار معجزات	۳۴۳
۳۔ اسلام میں فاضلہ دولت	۷۲
۴۔ خلافت و جمہوریت	۳۲۰
۵۔ شریعت وطریقت	۵۲۸
۶۔ آئینہ پرویزیت	۱۰۰۸
۷۔ سعودی عرب میں نظام زکوٰۃ (اردو ترجمہ)	
۸۔ عربی کتب کے مجموعے کا اردو ترجمہ	
۹۔ فتاوی شیخ ابن باز (اردو ترجمہ)	
۱۰۔ تجارت اور لین دین کے مسائل	۳۷۲
۱۱۔ عذاب قبر اور سماع موتی	۱۵۲
۱۲۔ الشمس والقمر بحسبان	۳۲۸
۱۳۔ مترادفات القرآن	۱۰۰۸
۱۴۔ احکام ستر وحجاب	۸۸
۱۵۔ الموافقات (امام شاطبی کی کتاب کا اردو ترجمہ)	
۱۶۔ قرآن ناقہمی کے اسباب (اردو پمفلٹ)	
۱۷۔ سرگزشت نورستان (اردو پمفلٹ)	

۱۸۔ تفسیر قرآن کریم فصل فصل

۱۹۔ مریم اور نعمان (ایک اسلامی ناول)

اہل علم جنہوں نے تیسیر القرآن (اردو) کے مراجعہ اور پروف ریڈنگ میں مدد اور تعاون کیا۔

۱۔ ڈاکٹر صہیب حسن عبدالغفار (رئیس جمعیۃ القرآن۔ لندن)

۲۔ قاری محمد صہیب (فاضل کلیۃ القرآن۔ مدینہ یونیورسٹی)

۳۔ حافظ عبدالرحمن نعیم (مدیر دارالاصلاح السلفیہ۔ لاہور)

۴۔ عطیہ یاسمین (سیکریٹری انٹرنیشنل اسلامک فاؤنڈیشن۔ الریاض)

۵۔ عطیہ انعام (ایم اے گولڈ میڈلسٹ پنجاب یونیورسٹی۔ لاہور)

۶۔ رضیہ مدنی (سیکریٹری اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ۔ لاہور)

اس ترجمہ اور تفسیر کی تیاری میں مندرجہ ذیل کتب کو سامنے رکھا گیا ہے۔

۱۔ تفسیر مفصل غیر مطبوعہ۔ مولانا عبدالرحمن کیلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ

۲۔ تیسیر الکریم الرحمن فی تفسیر کلام المنان۔ العلامہ الشیخ عبدالرحمن بن ناصر السعدی

۳۔ تفسیر طبری۔ ابی جعفر محمد بن جریر طبری

۴۔ تفسیر جلالین۔ جلال الدین محمد بن احمد اور جلال الدین عبدالرحمن السیوطی

۵۔ تفہیم القرآن اور مختصر حواشی۔ مولانا مودودی

۶۔ فی ظلال القرآن۔ سید قطب

۷۔ احسن البیان۔ حافظ صلاح الدین یوسف

۸۔ اشرف الحواشی۔ ترتیب شیخ الحدیث مولانا محمد عبدہ الفلاح

۹۔ خصائص القرآن۔ ڈاکٹر فہد عبدالرحمن سلیمان الرومی

۱۰۔ احکام القرآن۔ زاہد ملک

Seminar Library
Department of Islamic History
University of Karachi

۱۱۔ کتب حدیث صحاح ستہ اور کمپیوٹر پروگرام Hadeeth Encyclopedia

12. The Nobel Quran (9 Vol) Dr. Muhammad Muhsin Khan

13. Merit Student Encyclopedia

14. Guinness Encyclopedia. Dr. Robert M. Youngson

15. Complete Home Medical Guide. Columbia University

16. Bible, Quran and Science. Dr. Maurice

17. A Brief Guide of Understand Islam. I. A. Ibrahim

18. Quran for Astronomy and Earth Exploration from space. S. Waqar A. Hussaini

تیسیر القرآن کے ابتدائی صفحات اور آخری صفحات میں قارئین کی رہنمائی کے لیئے بہت سے موضوعات کی وضاحت کی گئی ہے۔ جس سے قرآن سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ یہ موضوعات مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ قرآن کیسے حفظ کریں طریقہ اور گائیڈ

۲۔ عربی مادوں والے الفاظ اور انکے مترادف کی فہرست

۳۔ جدید سائنسی تحقیقات کا تقابل

۴۔ لفظی یا بامحاورہ ترجمہ میں اعتدال کی راہ

۵۔ قرآنی مضامین کے موضوعات کی فہرست اور الف بائی انڈکس

۶۔ رموز واوقاف قرآن مجید

۷۔ مختصر احکام ترتیل وتجوید

۸۔ قرآن مجید کی سورتوں کی فہرست

تیسیر القرآن کے اہم نکات اور تفصیل

تیسیر آالقران (اردو) بارہ سو بانوے (۱۲۹۲) صفحات پر مشتمل تفسیر ہے جس میں تقریباً (۲۰۰۰) دو ہزار مقامات پر صحیح احادیث یا قرآنی آیات کو ہی بطور تفسیر پیش کیا گیا ہے۔

قرآن کے سائنسی معجزات کی وضاحت کثرت سے کی گئی ہے۔ یعنی قرآن کریم میں ایسے حقائق موجود ہیں جس کے بارے میں نزول قرآن کے وقت کا انسان کچھ بھی نہ جانتا تھا۔ یعنی اس وقت زمین کو ساکن قرار دیا گیا تھا۔ جبکہ قرآن نے یہ اعلان کیا کہ تمام اجرام فلکی متحرک ہیں اور اس تفسیر میں جابجا ایسا تقابل نظر آتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قاری کو سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔ اور خاص کر آج کا نوجوان جو سائنسی دور کی پیداوار ہے۔ ہر نئی چیز پر بحث کرنے کا عادی ہے۔ ہر چیز کو سائنسی تناظر میں دیکھتا اور پرکھتا ہے۔ یہ تفسیر ان تقاضوں کو پورا کرتی ہے اور یوں ایک مسلمان کے جذبۂ ایمان کو بڑھانے کا وسیلہ بنتی ہے۔

حفاظ اکرام کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر صفحہ (۱۵) پندرہ لائنوں پر ترتیب دیا گیا ہے۔ تمام صفحات آیت کے خاتمے پر ختم ہوتے ہیں۔ ہر صفحہ میں ترجمہ اور تفسیر کی ترتیب میں یہ احتیاط ملحوظ رکھی گئی ہے کہ کسی صفحہ کے ترجمے کا کچھ بھی حصہ دوسرے صفحے پر منتقل نہیں ہوا۔ اس طرح ہر صفحہ کا ترجمہ اسی صفحہ پر پورا کیا گیا ہے۔ نوجوان نسل چونکہ اردو ہندسوں سے کم واقف ہیں لہذا انکی سہولت کے پیش نظر حاشیہ میں انگلش ہندسے استعمال کیئے گئے ہیں۔

ترجمہ وتفسیر میں زیادہ سے زیادہ عربی مادوں والے الفاظ استعمال کیئے گئے ہیں۔ اس لیے عربی نصر سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ بہت سارے عربی الفاظ اردو کے طور پر استعمال کیئے جانے سے قرآن سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔ پھر اس طرح سمجھنے سے حفظ میں آسانی ہو جاتی ہے۔ اور مفہوم سمجھنے میں بھی مدد ملتی ہے۔ ہر صفحے کا حاشیہ اسی صفحہ پر ختم ہوتا ہے۔ جس سے بار بار صفحہ الٹنے کی زحمت اٹھانا نہیں پڑتی اور کسی ایک موضوع کو ایک ہی جگہ پر بہتر طریقے سے سمجھا جا سکتا ہے۔

مولانا عبدالرحمن کیلانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کتاب "شریعت وطریقت" آئینہ

پرویزیت" اور "عقل پرستی اور انکار معجزات" وغیرہ میں منکرین حدیث اور عقل پرست باطل فرقوں کے رد میں ایسا اسلوب اختیار کیا جس میں دلائل کی کاٹ بھی ہے اور انداز کی نرمی بھی مگر معذرت خوانہ کی بجائے جارحانہ انداز ہے۔ اور انکی یہ جھلک اس تفسیر میں بھی خوب نظر آتی ہے۔

اس تفسیر میں یہ کوشش بھی نظر آتی ہے کہ یہ کسی مسلک کی ترجمان نہیں بلکہ قرآن وسنت کی روشنی میں وہ راستہ اختیار کیا گیا ہے کہ ہر مسلک کو قابل قبول ہو۔ اور یوں یہ تنقید کا سبب بھی نہیں۔

خلاصہ بحث

قرآن پاک کا ترجمہ اور تفسیر لکھنا خالصتاً اللہ کی توفیق سے ہی ممکن ہوسکتا ہے۔ مولانا عبدالرحمن کیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی یہ کوشش آجکل کے قارئین کے لیے ایک نادر نمونہ ہے۔ جس سے ہر کوئی مستفیض ہوسکتا ہے۔ انسان غلطی کرتا ہے اور کئی خامیاں چھوڑ جاتا ہے لیکن اس نسخہ میں ایسی چیزیں نظر نہیں آتی ہیں۔ ہاں اگر یہ نسخہ موٹے الفاظ کے ساتھ بڑے صفحات پر بھی شائع ہوجائے تو وہ قارئین جو کم نظر رکھتے ہیں یا بڑھاپے کی وجہ سے نظر کمزور ہوگئی ہے بھی اس سے فائدہ اٹھاسکیں گے۔

کیا تونے صحرا نشینوں کو یکتا
خبر میں، نظر میں، اذان سحر میں!
طلب جس کی صدیوں سے تھی زندگی کو
وہ سوز اس نے پایا انہیں کے جگر میں!
دل مرد مومن میں پھر زندہ کردے
وہ بجلی کہ تھی نعرۂ لاتذر، میں
عزائم کو سینوں میں بیدار کردے
نگاہ مسلماں کو تلوار کردے

تفسیر المسائل والاحکام

ڈاکٹر محمد شکیل اوج

نبی کے صاحب کتاب ہونے کی بحث

سوال:۔ کیا ہر نبی اور رسول کا صاحب کتاب ہونا ضروری ہے۔ نیز یہ بھی بتایئے کہ کتاب سے کیا مراد ہے؟

میرے محترم! آپ کا سوال نہ صرف بہت عمدہ ہے بلکہ بتقاضائے جواب، میرے نزدیک ایک علمی وتحقیقی نوعیت کا حامل بھی ہے۔ آپ کے سوال کے دو جز ہیں۔ پہلے جزو کا مختصر ترین جواب تو یہ ہے کہ آپ اپنے سوال سے لفظ "کیا" کو حذف کردیں۔ باقی رہا یہ کہ کتاب سے کیا مراد ہے تو اس میں قدرے تفصیل ہے۔ میں اولاً آپ کے سوال کے دوسرے جزو سے جواب شروع کرتا ہوں۔ اور بعد میں اپنے مختصر ترین جواب کی تفصیل پیش کرتا ہوں۔

میرے محترم! المعجم المفہرس لالفاظ القرآن الکریم کے مطابق قرآن مجید، فرقان حمید میں لفظ الکتاب ۲۳۰ مرتبہ آیا ہے۔ جبکہ کتاباً ۱۲ مرتبہ اور کُتُب اور کتبہ تین تین مرتبہ آیا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ لفظ (یا الفاظ) ہر جگہ ایک ہی معنی میں نہیں آسکتے۔ اس لیے لفظ کتاب کے اصل اور بنیادی معنی کا دیکھنا بہت ضروری ہے۔

کتاب، کتب سے بنا ہے جس کے اصل معنی ہیں، دو چیزوں کا آپس میں جوڑنا، یا ملانا۔ منتشر افراد کو جمع کرنا۔ معنی معروف میں، کتاب کو، کتاب اس وجہ سے کہا جاتا ہے۔ کیونکہ اس میں حرفوں کو لفظوں کی شکل میں جوڑا جاتا ہے اور لفظوں کو جملوں کی صورت میں، پھر جملوں کو پیراگرافوں میں۔ اور پیراگرافوں کو کسی مضمون کی شکل میں جمع کردیا جاتا ہے۔ اور پھر وہی مضمون "کتاب" کی صورت میں پیش کردیا جاتا ہے۔ ذلک الکتاب لاریب فیہ (البقرہ ۲/۲) میں لفظ کتاب اسی معنی میں آیا ہے۔ یعنی متفرق آیات کی جمع شدہ حالت، جو بصورت کتاب پیش کی

جاری ہے۔

آیئے! اب میں آپ کو قرآن کے بعض مقامات دکھاتا ہوں کہ وہاں کتاب کس معنی میں آیا ہے۔ امید ہے کہ آپ یہ مقامات بہت دلچسپی اور پوری توجہ سے دیکھیں گے۔

۱۔ کتاب کے ایک معنی کسی لازمی حکم کے آتے ہیں۔ قرآن مجید میں اس معنی کی متعدد آیات دیکھی جاسکتی ہیں۔ مثلاً کتب علیکم القصاص (البقرہ/۱۷۸) تم پر بدلہ کو فرض کیا گیا ہے۔ کتب علیکم الصیام (البقرہ/۱۸۳) تم پر روزوں کو فرض کیا گیا ہے۔ کتب علیکم القتال (البقرہ/۲۱۶) تم پر قتال کو فرض کیا گیا ہے۔

۲۔ کتاب کے معنی کسی معاہدہ کے بھی آتے ہیں۔ مثلاً والذین یبتغون الکتاب (النور/۳۳) جو لوگ معاہدہ کرنا چاہتے ہیں۔

۳۔ کسی مدت کی آخری حد کو بھی کتاب کہا گیا ہے۔ مثلاً حتی یبلغ الکتاب اجلہ (البقرہ/۲۳۵) یہاں تک کہ مدت مقررہ اپنے اختتام کو پہنچ جائے۔

۴۔ کتاب کے معنی کسی خط یا پیغام کے بھی آتے ہیں۔ مثلاً اذھب بکتابی (النمل/۲۸) میرا یہ خط لے جاؤ۔ انی القی الی کتاب الکریم (النمل/۲۹) میرے پاس ایک معزز پیغام آیا ہے۔

۵۔ کتاب کا لفظ قانون کے معنی میں بھی آیا ہے۔ قرآن مجید نے محرمات نکاح کے بیان کے بعد فرمایا۔ کتب اللہ علیکم (النساء/۲۴) یہ اللہ کا قانون ہے، جو تم پر (فرض کیا گیا) ہے۔

۶۔ کتاب بمعنی نوشتہ (تقدیر) بھی آیا ہے۔ مثلاً لولا کتب من اللہ ۔۔۔ الخ (الانفال/۶۸) اگر اللہ کے نوشتہ میں پہلے سے مقرر نہ ہوتا۔

۷۔ کتاب بمعنی لوح محفوظ کے آیا ہے۔ مثلاً وعندنا کتاب حفیظ (قٓ/۴) اور ہمارے پاس وہ لوح میں محفوظ ہے۔

۸۔ البتہ کتاب بمعنی احکام (قوانین) سب سے زیادہ آیا ہے مثلاً ویعلمھم الکتاب (جمعہ/۲) اور وہ (نبی محترم) انہیں احکام سکھاتے ہیں۔ والذین یمسکون با لکتاب (الاعراف/۱۷۰) اور جو قوانین الٰہی کے پابند ہیں۔ اسی لیے یہ لفظ قرآن مجید فرقان حمید پر خصوصیت کے ساتھ بولا

گیا ہے۔

۹۔ پھر جس طرح یہ لفظ پوری کتاب پر بولا گیا ہے۔ اسی طرح ایک سورۃ یا حصہ کتاب پر بھی بولا گیا ہے۔

۱۰۔ نیز یہ لفظ پچھلی شریعتوں پر بھی بولا گیا ہے۔

۱۱۔ ہر ایک نبی کی وحی پر بھی اسکا اطلاق ہوا ہے۔

۱۲۔ اور جملہ انبیائے کرام اور رسل عظام کی وحیوں پر بھی بحیثیت، مجموعی اسکا اطلاق ہوا ہے۔ (البقرہ/۲۱۳) (تفصیل ذرا آگے بھی آتی ہے)

میرے محترم آپ نے کتاب کے متعدد معنی قرآن مجید کے متعدد مقامات سے ملاحظہ کئے۔ اب لگے ہاتھوں میں یہ بھی بتاتا چلوں کہ یہود انبیاء علیہم السلام کے صحیفوں میں سے ہر صحیفے کو سفر کہتے تھے۔ جسکے معنی کتاب کے ہیں۔ اور عیسائیوں نے انہی صحیفوں کو بائبل (Bible) کا نام دیا ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ بائبل اصلاً یونانی لفظ ہے۔ اور اس کے معنی بھی کتاب کے ہیں۔ اس طرح ان صحیفوں کے لئے Scripture کا لفظ بھی استعمال ہوا ہے۔ جسکے معنی لاطینی زبان میں کتاب کے ہیں۔ دراصل ان صحیفوں کو کتاب کہنے کی وجہ تسمیہ یہی ہے کہ یہ احکام و قوانین کا وہ مجموعہ ہے۔ جسے یکجا کر دیا گیا ہے۔ اس لئے میرے بھائی! جب ہم تمام انبیاء و رسل کو صاحب کتاب کہتے ہیں تو اس کا مطلب ان کا صاحب حکم یا احکام ہونا ہوتا ہے۔ قطع نظر اس کے کہ وہ احکام زبانی ہوں یا تحریری۔ اور امام راغب اصفہانی (متوفی ۵۰۲ھ) کے بقول اللہ کا کلام، کتاب کہلاتا ہے خواہ وہ مکتوب ہو یا غیر مکتوب۔

اتنی وضاحتوں کے بعد آپ یقیناً سمجھ گئے ہوں گے کہ انبیاء کے صاحب کتاب ہونے کے معنی کیا ہیں۔ واضح رہے کہ اسی معنی میں نبی و رسول کے صاحب کتاب ہونے کے دلائل قرآن میں متعدد مقامات پر موجود ہیں۔ جنہیں ہم ذیل میں درج کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ جواب کی طوالت بجائے بار خاطر بننے کے آپ کو ذہنی سکون اور قلبی اطمینان مہیا کرنے کا سبب بنے گی۔

اس سلسلے کی پہلی آیت ملاحظہ ہو۔ فبعث اللہ النبیین و مبشرین و منذرین وانزل معھم الکتاب بالحق لیحکم بین الناس فیما اختلفوا فیہ ۔ الی الایۃ۔ (البقرہ/۲۱۳)

اللہ نے تمام انبیاء کو مبشر و منذر کی حیثیت سے بھیجا اور ان سب کے ساتھ کتاب بھی اتاری۔ جو سراسر حق تھی۔ تاکہ وہ لوگوں کے درمیان اس کتاب سے فیصلے کریں ان کے ہر اس معاملہ میں جسمیں وہ باہم اختلاف رکھتے تھے۔

میرے محترم! اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ انبیائے کرام، جس طرح مبشر و منذر ہوتے ہیں اس طرح صاحب کتاب بھی ہوتے ہیں جیسا کہ انزل معهم الكتاب میں بیان ہوا۔ پس بغیر کتاب کے کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔ گویا کتاب اور نبوت لازم و ملزوم ہے۔ اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ لوگوں کے مابین اس کتاب سے فیصلے کیئے جاتے تھے۔ کیا سمجھے آپ؟ یہ تھا انبیائے کرام کا مقصد بعثت کہ وہ اپنے ساتھ اتاری گئی "کتاب" کو اسکے مقصد تنزیل سے ہم آہنگ کریں۔ خیر چھوڑیے۔ یہ تو تھا جملہ معترضہ۔

اب دوسری آیت کو دیکھئے واذا خذ الله ميثاق النبيين لما اتيتكم من كتاب و حكمة ثم جاءكم رسول مصدق لما معكم لتومنن به ولتنصرن ۔۔الا الی آلایہ (آل عمران/۸۱) اور یاد کرو، جب اللہ تعالیٰ نے تمام نبیوں سے عہد لیا کہ جب میں تم سب کو کتاب وحکمت دے دوں۔ پھر تمہارے پاس رسول مصدق (یعنی پیغمبر آخر) آجائے (یعنی جو تمہاری کتابوں کے بالکل مطابق و مصداق ہو) تو تم ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور اسکی مدد کرنا۔ اس آیت سے جو حقیقت ظاہر ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ ہر نبی سے اللہ تعالیٰ نے کتاب وحکمت دینے کا وعدہ فرمایا تھا۔ اور اسے "رسول آخر" پر ایمان لانے اور نصرت کرنے کا پابند کیا تھا۔ کیا اتنی واضح حقیقت کے بعد بھی کوئی یہ کہنے کی جرأت کرسکتا ہے کہ نبی کے لئے صاحب کتاب وحکمت ہونا ضروری نہیں؟ امید ہے آپ میرا مدعا سمجھ گئے ہوں گے۔

اس آیت میں موجود النبیین کے لفظ پر الف لام تعریفی (ال) جو آیا ہے وہ استغراق کا ہے۔ جس کا آسان سا مطلب یہ ہے کہ اس تعریف کی رو سے "النبیین" کے لفظ سے کُل انبیاء علیہم السلام مراد ہیں۔ یعنی اس وصف کا حامل کوئی ایک فرد بھی ایسا نہیں کہ جسے اس لفظ سے خارج سمجھا جائے۔ اور جب یہ امر متحقق ہوگیا کہ اللہ نے تمام ہی نبیوں سے کتاب وحکمت کے دیئے جانے کا وعدہ فرمایا ہے تو بھلا اس حقیقت کا انکار کیسے کیا جاسکتا ہے؟

مگر میرے بھائی! کس قدر حیرت کی بات ہے کہ ہمارے ہاں یہ بات مشہور کی گئی ہے کہ کتابیں نبیوں کو نہیں ملتیں، بلکہ رسولوں کو ملتی ہیں۔ مگر آپ نے اس آیت میں خود دیکھ لیا کہ اللہ نے کتاب وحکمت کی نسبت نبیوں کی طرف ہی کی ہے۔ اس سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ کتابیں، نبوت کا لازمہ ہوتی ہیں۔ باقی رہا یہ امر کہ اللہ نے کتاب کی نسبت رسولوں کی طرف کیوں نہیں کی تو اس کا جواب ذرا آگے آتا ہے۔

سردست آپ اتنا جان لیجئے کہ نبوت و رسالت ایک ہی ہستی کے دو رخ ہیں۔ یعنی ہر نبی لازماً رسول بھی ہوتا ہے۔ وہ جب متوجہ الی اللہ ہوتا ہے تو نبی ہوتا ہے اور جب متوجہ الی الخلق ہوتا ہے تو رسول ہوتا ہے۔ اور وہ ہمہ وقت ان دونوں کیفیات کا حامل و جامع رہتا ہے۔

اب اسی سلسلۂ بیان کی تیسری آیت ملاحظہ کیجئے۔

قل امنا بالله وما انزل علينا وما انزل على ابراهيم و اسمعيل و اسحق و يعقوب والاسباط ط وما اوتي موسى و عيسى والنبيون من ربهم ۔۔۔الی الایہ (آل عمران/۸۵) آپ فرمایئے، ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہم پر اتارا گیا، اور اس پر جو ابراہیم، اور اسمٰعیل، اور اسحٰق، اور یعقوب اور (انکی) اولاد پر (جو نبی ہوئی) اتارا گیا۔ اور جو موسیٰ اور عیسیٰ اور (دیگر) نبیوں کو ان کے پروردگار کی طرف سے دیا گیا۔

میرے محترم! آپ اس آیت کو ایک بار پھر پڑھیئے اور بتایئے کہ یہاں "ما انزل علينا" سے مراد کتاب مبین ہے یا نہیں، جو آنحضرت ﷺ پر نازل ہوئی۔ آپ کا جواب یہی ہوگا کہ اس آیت میں یقینی طور پر "ما انزل علينا" سے مراد آنحضرت ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب ہی ہے۔ تو ظاہر ہے کہ ہمارے نبی کے تعلق سے جو مفہوم "ما انزل" کا ہے۔ وہی مفہوم دیگر نبیوں کے تعلق سے ان کے "ما انزل" کا ہوگا۔ پس انکے ما انزل سے مراد، انکی کتابیں ہوں گی۔

چنانچہ آپ نے دیکھا کہ اس آیت سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ جملہ انبیاء و رسل صاحب کتاب تھے، ان میں سے کوئی بھی کتاب سے مستثنیٰ نہ تھا۔ نہ ابراہیم، نہ اسمٰعیل، نہ اسحٰق، نہ یعقوب اور نہ ہی اسباط یعقوب یعنی یعقوب کی وہ اولاد جو نبی ہوئی۔ اسباط، جمع کا صیغہ ہے۔ اس لفظ نے

یعقوب کی نسل سے پیدا ہونے والے تمام نبیوں کو جمع کر لیا ہے۔ اسطرح نہ موسیٰ مستثنیٰ تھے اور نہ عیسیٰ۔ اور نام عیسیٰ کے فوراً بعد "والنبیون" کے لفظ نے بھی جملہ انبیاء کو اپنے دامن میں جمع کر لیا ہے۔

ہاں جناب اتو یہی تفصیل "ما انزل " کی، جس پر ہمارے پیغمبر اکرم ﷺ کو ایمان لانے کا کہا گیا تھا۔ مگر اس ایمان سے پہلے ہمارے نبی ﷺ "ما انزل علینا " کے مومن تھے۔ یہاں "ما انزل " کے لفظی اشتراک سے آپ نے بخوبی اندازہ کر لیا ہوگا کہ ہمارے نبی ﷺ اور دیگر جملہ انبیاء کے مابین صاحب کتاب ہونے میں کوئی فرق نہیں ہے۔

آپ کو یاد ہوگا، اوپر کہا گیا تھا کہ اللہ نے کتاب کی نسبت رسولوں کی طرف کیوں نہیں کی؟ ہمارے سلسلۂ بیان کی چوتھی آیت میں اس سوال کا جواب بھی آ گیا ہے۔ جو آپکی توجہ کا متقاضی ہے۔

فان کذبوک فقد کذب رسل من قبلک جآوا بالبینت والزبر و الکتاب المنیر ۔۔ الی الایہ (آل عمران ۱۸۴)

پس اگر یہ آپ کو جھٹلائیں (تو پرواہ نہ کیجئے) کیونکہ آپ سے پہلے جو رسول آئے، وہ بھی جھٹلائے گئے تھے۔ دراں حالیکہ وہ واضح حقائق، صحیفوں اور کتاب منیر کے ساتھ آئے تھے۔ جیسا کہ آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں رسولوں کی بعثت کو تین چیزوں کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

۱۔ بینات ۲۔ زُبُر ۳۔ اور الکتاب المنیر

بینات سے مراد حقائق یا دلائل نبوت ہیں۔ زُبُر، زبور کی جمع ہے اور زبور کے معنی ہیں لکھی ہوئی کتاب۔ کیونکہ زبر کے معنی ہیں کتب یعنی لکھا۔ اور اسکا دوسرا معنی پتھر میں نقش کرنا بھی بیان ہوا ہے۔ زُبُر سے مراد یہاں صحیفے ہی ہیں، کیونکہ قرآن کریم میں صحف انبیاء پر یہ لفظ بولا گیا ہے۔ جیسے انه لفی زبر الاولین (الشعراء/۱۹۶) ام لکم براءۃ فی الزبر۔ (القمر/۴۳) ان دونوں آیتوں سے واضح ہوتا ہے کہ زُبُر سے مراد انبیاء کے صحیفے ہیں۔

بینات پر زُبُر کا عطف ہونے سے یہ استدلال کیا گیا ہے کہ دلائل نبوت الگ چیز ہیں، اور زُبُر۔۔ اور کتاب منیر الگ۔ مگر جب یہ معلوم ہو چکا کہ زُبُر سے مراد صحیفے ہی ہیں تو پھر دیکھنا یہ

ہے کہ زُبُر کے بعد کتاب منیر کے لانے کی کیا ضرورت تھی۔ اس سلسلہ میں مختلف اقوال پیش کئے گئے ہیں۔ بعض نے کہا کہ زُبُر سے مراد چھوٹے صحیفے ہیں اور کتاب منیر سے مراد بڑے صحیفے۔ اور بعض نے کہا کہ الکتاب المنیر سے مراد زُبُر ہی ہیں۔ کیونکہ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کسی ایک ہی شے کو دوسرے پہلو سے ذکر کر کے اسے دوبارہ لایا جاتا ہے۔

میرے محترم! یہاں ایک سوال آپ کے ذہن میں پیدا ہو سکتا ہے کہ یہاں بینات اور زُبُر جمع کے صیغے ہیں، جبکہ کتاب المنیر واحد کا صیغہ ہے۔ ایسا کیوں ہے میرے بھائی! اسمیں پریشانی کی کونسی بات ہے۔ کتاب المنیر کو واحد اسلئے لایا گیا ہے کہ جملہ کتب سماوی اپنی اصل کے اعتبار سے ایک ہی دین پر مشتمل ہیں یوں زُبُر اور الکتاب المنیر ایک دوسرے کا بدل ہیں۔ دوسرے یہ کہ لفظ کتاب بعض اوقات خود جمع کے مفہوم میں آ جاتا ہے مثلاً سورۃ النساء میں یا ایہا الذین امنوا، امنوا باللہ و رسولہ و الکتاب الذی نزل علی رسولہ والکتب الذی انزل من قبل (آیت ۱۳۶) اے ایمان والو تم ایمان لاؤ اللہ پر اور اسکے رسول پر اور اس کتاب پر جسے خدا نے اپنے رسول پر نازل کیا اور ان کتابوں پر جنہیں اس نے اس سے پہلے نازل کیا۔ اس آیت میں لفظ کتاب دو مرتبہ آیا ہے، پہلی مرتبہ واحد کے مفہوم میں اور دوسری مرتبہ جمع کے مفہوم میں۔

زیر تذکرہ آیت میں ہمارے پیغمبر کو کفار کی طرف سے جھٹلائے جانے پر رب تعالیٰ کی طرف سے تسلی کا مضمون وارد ہوا ہے گویا تکذیب رسالت پر آپ ﷺ کو کہا گیا ہے کہ اس پر پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ سے پیشتر تمام ہی "صاحب بینات و زبر و کتاب منیر" رسولوں کے ساتھ ایسا ہی ہوا ہے۔

میرے محترم! بات ذرا لمبی ہو گئی ہے مگر فائدہ سے خالی نہیں ہے۔ اس لیئے امید کرتا ہوں کہ آپ اپنی توجہ اور دلچسپی برقرار رکھیں گے۔ بات چلی تھی رسولوں کے تعلق سے ان کے صاحب کتاب ہونے کی۔ آپ نے دیکھ لیا کہ صاحب کتاب ہونے میں نبی و رسول میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔

ضمناً عرض کرتا ہوں کہ عام خیال یہ ہے کہ زبور، حضرت داؤد کی کتاب کا نام ہے۔